سوال

(29) رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسعود احمد دریافت کرتے ہیں کہ عموماً سنا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اگر پڑھا بھی گیا ہے تو انفرادی طور پر! اس سلسلے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ابن کثیر نے محمد بن اسحاق کی سند سے عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ انتقال فرماگئے تو سب سے پہلے مردوں کو (آپ کے حجرہ میں) داخل کیا گیا، جنہوں نے بغیر کسی امام کے متفرق طور پر آپ ﷺ پر نماز پڑھی، پھر جب فارغ ہوگئے تو عورتوں کو داخل کیا گیا اورانہوں نے نماز پڑھی، پھر بچوں کو داخل کیا گیا، جنہوں نے نماز پڑھی، پھر غلام داخل کیے گئے اورانہوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ، رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھتے وقت کسی نے امامت نہیں کرائی۔

ابن کثیر نے بیہقی کی ایک روایت بھی درج کی ہے جس کے راوی عبداللہ بن مسعود ہیں۔

جس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل آپ کی وصیت کا ذکر ہے اوراس وصیت میں نماز جنازہ کے بارے میں آپ کو یہ وصیت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب تم لوگ مجھے غسل دے چکو، خوشبو (حنوط) مل چکو اور کفن پہنا چکو تو پھر مجھے میر قبر کے پاس رکھ دینا اورایک گھڑی کے لیے باہر چلے جانا، وہ اس لیے کہ مجھ پر سب سے پہلے میرے دو دوست اورمیرے ہم نشین جبرائیل اورمیکائیل نماز پڑھیں گے، پھر اسرافیل، پھر فرشتہ موت اوران کے ساتھ فرشتوں کا انبوہ ہوگا۔ مجھ پر پہلے میرے اہل بیت میں سے مرد نماز پڑھیں، پھر ان کی عورتیں، پھر تم لوگ فوج درفوج اکیلے اکیلے داخل ہونا۔ مجھے ان عورتوں سے تکلیف نہ پہنچانا جوواویلا کریں یا بین کریں یا چیخ وپکار کریں۔ میرے صحابہ میں سے جوغائب ہوا اسے میری طرف سے سلام پہنچانا۔

لیکن پھر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے ایک راوی سلام بن مسلم جنہیں ابن سلیم یا ابن سلیمان بھی کہا جاتا ہے، علی بن مدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، بخاری، ابوحاتم، ابوزرعہ، ابراہیم جوزجانی، نسائی اورکئی دوسری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، بلکہ بعض ائمہ نے توانہیں جھوٹا بھی قرار دیا ہے اورکئی نے ان کی روایت قبول نہیں کی۔

پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ محدث ابوبکر بزار نے اس روایت کو سلام بن مسلم کے بجائے دوسرے راویوں سے بھی روایت کیا ہے۔

بہر حال اس روایت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لوگ علیحدہ سے نماز پڑھیں اورایک اضافی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ فرشتوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی۔ (البدایہ والنہایہ: 5 (293.292

قاضی محمد سلیمان منصوری پوری نے طبری سے یہ نقل کیا ہے کہ چونکہ حجرہ مبارکہ تنگ تھا، اس لیے دس دس شخص اندر جاتے، جب وہ فارغ ہو کر باہر آتے تب اور دس اندر جاتے۔ یہ سلسلہ لگاتار شب و روز جاری رہا، اس لیے تدفین مبارک شب چہارشنبہ کو، یعنی رحلت سے تقریباً 32 گھنٹے بعد عمل میں آئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (رحمۃ العالمین: 1 253)

آپ ﷺ پر انفرادی نماز جنازہ کی حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح ہر شخص کو رسول اکرم ﷺ پر انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اس طرح وہاں موجود اشخاص کو بھی انفرادی طور پر آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کا موقع فراہم ہوا۔ (واللہ اعلم)

(اس بارے میں صحیح ترین روایت وہ ہے جسے امام ترمذی نے شمائل محمدیہ میں ذکر کیا ہے۔ سیدنا ابو بکر سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے پوچھا کس طرح؟ انہوں نے فرمایا: کچھ لوگ داخل ہوں وہ تکبیر کہیں، درود پڑھیں اور پھر دعا کر کے باہر آ جائیں۔ اس کے بعد پھر دوسرا گروہ اندر جائے یہاں تک کہ تمام لوگ ایسا کریں۔ (مختصر الشمائل المحمدیہ بتحقیق الالبانی، ص: 200) میں اسی شکل میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

جنازے کے مسائل، صفحہ: 300

محدث فتویٰ